بسم الله الرحمٰن الرحیم

قرآن کریم کے ساتھ

فاسقین (کھلی نافرمانی کرنے والوں) کی خصلتیں!

(عربی سے ترجمہ)

https://alwaie.org/archives/article/20575

الوعي میگزین – شمارہ نمبر،484

اکتالیسواں سال، جمادی الاول 1448ھ

بمطابق، اکتوبر 2026ء

تحریر : خلیفة محمد – الأردن

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، ﴿**وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلاَّ الْفَاسِقِينَ * الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ**﴾ "اور وہ اس سے فاسقوں (نافرمانوں) کے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پکا کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں، اور جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں، اور زمین میں فساد مچاتے ہیں؛ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں" [سورۃ البقرۃ؛ 2: 26-27]۔

گزشتہ ایک شمارے میں ہم نے سورۃ البقرہ کی چھبیسویں آیت پر غور کیا تھا، جس کا اختتام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان پر ہوتا ہے، ﴿**وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلاَّ الْفَاسِقِينَ**﴾ "اور وہ اس کے ذریعے کسی کو گمراہ نہیں کرتا سوائے فاسقین کے" [سورۃ البقرۃ؛ 2:26]۔ ہم نے وضاحت کی تھی کہ "فسق" کا مفہوم کسی اصل حالت سے نکل جانا ہے، جیسے ایک چوزہ انڈے کے چھلکے کو توڑ کر باہر نکل آتا ہے۔ شریعت کے احکام سے انحراف کرنا فسق ہے۔ چنانچہ جن سرکشوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی نشانیوں اور مثالوں کے ذریعے گمراہ کرتا ہے، وہ وہی ہیں جو اس کے مقرر کردہ احکام سے نکل جاتے ہیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ گمراہوں کو گمراہی پر یا ہدایت یافتہ لوگوں کو ہدایت پر مجبور کرتا ہے۔ بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ دنیا میں ہر عمل کرنے والے کو اس کے عمل کا بدلہ دیتا ہے۔ اور اسی لئے جو شخص اللہ کے سیدھے راستے پر ہدایت کا انتخاب کرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کے اسباب آسان کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے شرعی احکام سے ہٹ کر گمراہی کا انتخاب کرتا ہے، تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے لئے گمراہی کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔

اور اس شمارے میں ہم سورۃ البقرہ کی ستائیسویں آیت پر غور کرتے ہیں، جس میں منافقین کی بعض خصلتیں اور ان کے انجام کا ذکر ہے۔ ان میں پہلی خصلت یہ ہے کہ وہ اللہ کے عہد کو پکا کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں۔ "نقض" (توڑنا) کا مطلب ہے کسی چیز کو پختہ کرنے کے بعد توڑ دینا اور عہد کر لینے کے بعد اسے منسوخ کر دینا۔ "عہد" سے مراد باہم متفق ہونا، معاہدہ یا پیمان ہے۔ باہمی معاہدہ اور عہد و اقرار دونوں ایک سمجھوتے کو ظاہر کرتے ہیں۔ جہاں تک "میثاق"

(پختہ عہد) کا تعلق ہے، تو یہ عام عہد کے مقابلے میں زیادہ خاص اور مؤکد ہوتا ہے، یعنی ایک زیادہ مضبوط اور پابند کرنے والی توثیق۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عہد عام ہے اور اللہ کے تمام عہود اس میں شامل ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ان عہود کا ذکر فرمایا ہے جو اس نے اپنی مخلوق سے لئے، اور ان پر لازم کیا کہ وہ انہیں پورا کریں اور توڑیں نہیں۔ اس کی ایک مثال اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے، **﴿وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتَ بِرَبِّكُمْ قَالُواْ بَلَى﴾** "اور اس نے انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں (کیوں نہیں)" [سورۃ الاعراف؛ 7:172]۔ اللہ نے یہ عہد آدم علیہ السلام کی تمام اولاد سے لیا، اور ان سے تقاضا کیا کہ وہ اپنی اس فطرت (فطرۃ) کی بنیاد پر اس کی ربوبیت کا اقرار کریں جو اس نے ان میں رکھی ہے، اور جس فطرت کی طبع میں عاجزی اور اس (سبحانہ و تعالیٰ) کی طرف کامل احتیاج ہے۔ اور ان عہود میں انبیاء سے لیا گیا وہ عہد بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا، **﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا﴾** "اور (اے محمد ﷺ!) یاد کیجیے جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا، اور آپ سے بھی، اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی، اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا" [سورۃ الاحزاب؛ 33:7]۔ اور انہی عہود میں وہ پختہ عہد بھی ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہلِ کتاب سے لیا کہ وہ کتاب کو لوگوں کے سامنے واضح کریں گے اور اسے چھپائیں گے نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، **﴿إِذَ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلاَ تَكْتُمُونَهُ﴾** "اور یاد کرو جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے ضرور لوگوں کے سامنے واضح کرو گے اور اسے نہیں چھپاؤ گے" [سورۃ آل عمران؛ 3:187]۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عہد میں اپنے بندوں کے لئے اس کے احکام اور ممانعتیں بھی شامل ہیں، جو سمع و اطاعت کا تقاضا کرتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **﴿وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا﴾** "اور ہم نے اس سے پہلے آدم علیہ السلام سے عہد لیا تھا، مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا" [سورۃ طٰہٰ؛ 20:115]، یعنی ہم نے انہیں حکم دیا اور منع کیا، مگر وہ بھول گئے اور نافرمانی کر بیٹھے۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **﴿وَاذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا﴾** "اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے اور اس کے اس عہد کو بھی جو تم نے اس سے باندھا تھا، جب تم نے کہا تھا: ہم نے سنا اور مان لیا" [سورۃ المائدہ؛ 5:7]۔ پس وہ عہد جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مومنوں سے محمد ﷺ کی رسالت کے بارے میں لیا، وہ اس کے احکام اور ممانعتیں ہیں جو اس پر ایمان لانے کے بعد سننے اور ماننے کا تقاضا کرتی ہیں۔

چنانچہ فاسقین کی سب سے نمایاں خصلت اللہ کے عہد کو توڑ دینا ہے: اس گواہی کے بعد کفر کرنا جس پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں خود ان کے خلاف گواہ بنایا تھا، اور اس کے بعد بھی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی طرف رسول ﷺ کو بھیجا تاکہ وہ ان تک اس کے احکام اور ممانعتیں واضح پہنچا دیں۔ فاسقین کی اس خصلت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب بھی شامل ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کفر بھی فسق ہے اور اس کے احکام کی نافرمانی بھی فسق ہے۔ فاسقین وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کے راستوں میں سے ایسا راستہ اختیار کیا جو ان کے لئے گمراہی کی سزا میں اضافے کا

موجب بنتا ہے۔ قرآنِ مجید کے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان خصلتوں کے حامل فاسقین سے مراد یہود ہیں۔ تاہم زیادہ درست رائے یہ ہے کہ اس میں تمام گمراہ اور بگڑے ہوئے لوگ عمومی طور پر شامل ہیں، اگرچہ آیت یہود اور مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہو، کیونکہ قاعدہ ہے، (العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب) "اعتبار الفاظ کے عموم کا ہوتا ہے، سبب کی خصوصیت کا نہیں"۔ گمراہ ہو جانے کے حوالے سے شرعی حکم مشتق لفظ "فاسقین" کے ساتھ جڑا ہوا ہے، جو اسمِ فاعل ہے، اور اصولِ فقہ میں طے شدہ ہے کہ کسی حکم کو مشتق سے وابستہ کرنا اس کے ماخذِ اشتقاق کے علت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ ماخذِ اشتقاق "فسق" (انحراف) ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو اس خصلت سے متصف ہو، وہ گمراہی کی سزا میں اضافے کا مستحق ہے، اور اس میں یہود کے ساتھ ساتھ غیر یہود بھی شامل ہیں۔

جہاں تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان، ﴿**وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ**﴾ "اور وہ اسے کاٹتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے" [سورة البقرة؛ 2:27] کا تعلق ہے، تو یہ گمراہی کے مستحق فاسقین کی دوسری خصلت ہے، یعنی یہ کہ وہ اسے منقطع کرتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور جسے جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے وہ عام ہے، کیونکہ "ما" یعنی "جو کچھ" اسمِ موصول ہے جو لغت میں عموم کے الفاظ میں سے ہے۔ چنانچہ اس میں صلہ رحمی، رشتہ داروں سے تعلق رکھنا، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، پڑوسیوں کے ساتھ نیکی، مہمان کی تکریم، اور وہ سب کچھ شامل ہے جس میں تعلق جوڑنے کا حکم ہے۔ اس حکم میں اللہ ﷻ کی اطاعت کے ذریعے اس کے ساتھ تعلق، اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے ذریعے آپ ﷺ کے ساتھ تعلق بھی شامل ہے۔ لہٰذا جو شخص جان بوجھ کر، اپنے فعل کو جانتے ہوئے، کسی بھی ایسی چیز کو کاٹے جسے جوڑنے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حکم دیا ہے، وہ گمراہی کے مستحق کھلے نافرمانوں میں سے شامل ہے۔

جہاں تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان، ﴿**وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ**﴾ "اور وہ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں" کا تعلق ہے، تو عربی لغت میں فساد (فسد) کا بنیادی مفہوم مقصد کا ناکام ہو جانا اور فائدے کا جاتا رہنا ہے، اور اگر اس میں نقصان بھی شامل ہو تو بات اور بھی سخت ہو جاتی ہے۔ اس میں دوسروں کو نقصان پہنچانا شامل ہے، خواہ قول سے ہو یا فعل سے۔ اس میں شرک بھی شامل ہے، کیونکہ وہ فطرت (فطرة) کو بگاڑ دیتا ہے اور انسان کو اس راہ سے ہٹا دیتا ہے جس پر اسے ہونا چاہیے۔ نیز اس میں نافرمانیاں کرنے والے تمام اعمال بھی شامل ہیں۔ لہٰذا ہر فساد کرنے والا ان فاسقین میں سے ہے جو گمراہی (إضلال) کے مستحق ہیں۔

جہاں تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان، ﴿**أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ**﴾ "یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں" کا تعلق ہے، تو یہ ان صفات یا ان میں سے بعض کے حامل لوگوں کو خسارے کی حالت میں بتاتا ہے۔ طبری نے بیان کیا، (الخاسرون: جمع خاسر، وهم الناقصون أنفسهم وحظوظهم بمعصيتهم اللهَ من رحمته، كما يخسر الرجل في تجارته؛ بأنْ يُوضَعَ من رأس ماله في بيعه، وكذلك الكافر والمنافق خسر بحرمان الله إياه رحمتَه) "خاسرون خاسر کی جمع ہے، اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کر کے اپنی جانوں کو اور اس کی رحمت میں اپنے حصوں کو گھٹا لیا، بالکل اسی طرح جیسے کوئی آدمی اپنی تجارت میں نقصان اٹھاتا ہے جب اس کے سودے میں اس کا سرمایہ کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر اور منافق بھی اس لئے نقصان اٹھاتے ہیں کہ اللہ انہیں اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے"۔

قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر ان صفات کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ ان میں سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان ہے، ﴿**وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ**﴾ "اور جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کی پختگی کے بعد توڑتے ہیں، اور جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، انہی کے لئے لعنت ہے اور انہی کے لئے برا ٹھکانا ہے" [سورۃ الرعد؛ 13:25]۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خبر دی کہ ان کے لئے لعنت ہے اور برا ٹھکانا ہے، اور لعنت اور برے ٹھکانے میں ایسا خسارہ ہے جس سے بڑھ کر کوئی خسارہ نہیں۔ اس کے برعکس اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے جوڑتے ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے، ﴿**أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ* الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّهِ وَلاَ يِنقُضُونَ الْمِيثَاقَ* وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ**﴾ "تو کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے، اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہے؟ نصیحت تو صرف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں * وہ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور پختہ عہد کو نہیں توڑتے * اور جو اسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے" [سورۃ الرعد؛ 13: 19-21]۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی تعریف کی اور انہیں اچھے انجام کا وعدہ دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا، ﴿**أُوْلَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ* جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالمَلآئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ* سَلاَمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ**﴾ "انہی کے لئے آخرت کا اچھا انجام ہے * ہمیشہ رہنے والے باغات، جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد، بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی۔ اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے * (اور کہیں گے:) تم پر سلامتی ہو اس صبر کے بدلے جو تم نے کیا، تو کیا ہی خوب ہے آخرت کا گھر" [سورۃ الرعد؛ 13: 22-24]۔

اور ہم قرآنِ کریم کے ساتھ اپنی اس گفتگو کا اختتام اس بات کی نشاندہی پر کرتے ہیں کہ (اللہ کے ساتھ) اپنے عہد و پیمان کو سب سے زیادہ بار بار توڑنے والے کون ہیں، تو وہ یہود ہی ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مقامات پر ان کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ وہ عہد کر کے توڑنے والے ہیں اور اس روش کو دہراتے ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے، ﴿**أَوَكُلَّمَا عَاهَدُواْ عَهْداً نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ**﴾ "کیا یہ بات نہیں کہ جب بھی انہوں نے کوئی عہد کیا ان میں سے ایک فریق نے عہد شکنی کی بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے" [سورۃ البقرۃ؛ 2:100]۔ یہود کی موجودہ دغا بازی، دھوکہ دہی اور فریب کاری اسی بات کی گواہی دیتی ہے۔